بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

یوم دوشنبہ

قادیان

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے
ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۲۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ ہش | ۴ رجب سنہ ۱۳۶۶ھ | ۲۶ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے ڈاکٹر محبوب الرحمن صاحب بنگالی برادر جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم اے مبلغ امریکہ) کل وفات پا گئے ہیں۔ آج صبح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھی اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر

ملک کے اخبارات کے تاثرات

اخبار وکیل امرتسر

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ۔ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا ...... دنیا سے اٹھ گیا۔

کرزن گزٹ

"ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی۔ کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ جو بے نظیر کتابیں آریوں اور عیسائیوں کے مذاہب کے رد میں لکھی گئی ہیں۔ اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دیئے گئے۔ آج تک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم نے تو نہیں دیکھا۔ ......

اگرچہ مرحوم پنجابی تھا۔ مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی۔ کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔ ایک پُر جذبہ اور قوی الفاظ کا انبار اسکے دماغ میں بھرا رہتا تھا۔ اور جب وہ لکھنے بیٹھتا تو نپے تلے الفاظ کی ایسی آمد ہوتی تھی۔ کہ بیان سے باہر ہے"

اخبار صادق الاخبار ریواڑی

"واقعی مرزا صاحب نے حق حمایت اسلام کما حقہ ادا کر کے خدمت دین اسلام میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم حامیٔ اسلام اور معین المسلمین فاضل اجل۔ عالم بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے۔"

⁂ — ⁂ — ⁂ — ⁂

۲۶ مئی — یوم وصال حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

آج سے انتالیس سال قبل کا ایک مقدس عہد

(۱)

آج سے ٹھیک انتالیس برس قبل ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اللہ تعالیٰ کے حبیب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق کامل دنیا کے ہادی اور مصلح ہمارے آقا اور مطاع سیدنا حضرت احمد علیہ السلام ہم سے ہمیشہ ہمیش کے لئے جدا ہو کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور کے وصال کا دن کوئی معمولی دن نہیں ہے۔ اس دن دنیا ایک ایسے جلیل القدر وجود سے محروم ہو گئی تھی۔ جس کے متعلق انبیاء علیہم السلام ہزاروں سال سے پیشگوئیاں کرتے چلے آئے تھے۔ اور جس کے رخ انور کو دیکھنے کے لئے ابن آدم کی سینکڑوں نسلیں چشم براہ رہی تھیں۔ اور جس کا وجود اللہ تعالیٰ کی ہستی۔ مذہب کی زندگی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا زندہ ثبوت اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی تمام امیدوں کا مرجع تھا۔ ایسے مقدس وجود روز روز دنیا میں نہیں آتے۔ لیکن جب آتے ہیں۔ تو دنیا میں صدیوں کے لئے ایک عظیم الشان خوشگوار انقلاب کی بنیاد رکھ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں ایسے مبارک وجودوں کی جلو میں آتی ہیں۔ اور لوگوں کے قلوب کو روحانی اور جسمانی علوم کے لئے کھول دیتی ہیں۔ الغرض یہ مقدس وجود ایسے ہوتے ہیں۔ کہ صحیح معنوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

(۲)

یوم وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت احمدیہ کے لئے کتنا نازک اور خطرناک وقت تھا کہ آج ہم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ جس طرح ایک کمسن بچہ اپنی ماں کی آغوش میں بیٹھ کر اپنے آپ کو دنیا کی تمام نعمتوں سے مستغنی اور ہر قسم کے خطرات سے محفوظ خیال کرتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سایہ عاطفت میں اپنی کمزوری اور بے بسی اور مخالفین کی شدت مخالفت کے باوجود یہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

سمجھیں تھی۔ کہ وہ ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ہے۔ اور دشمنوں کی کوئی چال اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت اس سے جدا ہو گئے۔ تو اسے یوں محسوس ہوا۔ جیسے وہ یتیم ہو گئی ہے۔ اور اس کی زندگی کا واحد سہارا اس سے چھین لیا گیا ہے۔ اور اسے مخالفت کے شدید طوفان کے درمیان بے یار و مددگار چھوڑ دیا گیا ہے۔

ایسے نازک وقت میں جبکہ افراد جماعت کے قلوب میں لرزہ طاری تھا۔ دنیا اس کے لئے تاریک ہو گئی تھی۔ اور مخالفین نہایت ذلیل اور انسانیت سوز مظاہروں کے ذریعہ ان کے زخمی قلوب پر نمک پاشی کر رہے تھے۔ ایک انیس سالہ نوجوان اس کمرہ میں داخل ہوا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جسم اطہر پڑا ہوا تھا۔ اور حضور ؑ کی نعش مبارک کے پاس کھڑے ہو کر اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عہد کیا۔

"اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے۔ اور میں اکیلا ہی رہ جاؤنگا تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا۔ اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا۔"

قارئین جانتے ہیں۔ کہ یہ عہد کرنے والا نوجوان کون تھا؟ یہ نوجوان سیدنا حضرت احمد علیہ السلام کا لخت جگر اور ہمارا موجودہ امام اور پیارا آقا سیدنا محمود (اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ) تھا۔ یہ عہد آپ نے ایسے وقت کیا تھا جبکہ آپ نہ صرف روحانی لحاظ سے بلکہ جسمانی طور پر بھی یتیم ہو گئے تھے ہر شخص جانتا ہے۔ کہ ایسے نازک وقت میں فطرت عریاں ہو کر سامنے آ جایا کرتی ہے۔ اور وہی جذبات ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ جو قلب کی گہرائیوں میں پنہاں ہوتے ہیں۔ پس یہ عہد کوئی معمولی عہد نہیں ہے۔ یہ عہد آپ کی فطری پاکیزگی کا آئینہ دار ہے۔ یہ عہد بتاتا ہے کہ زندگی اس دور میں بھی جو کھیل کود کا دور سمجھا جاتا ہے۔ آپ کے قلب صافی میں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اسلام اور احمدیت کی صداقت پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبعوث من اللہ ہونے پر ایک فوق العادت معجزانہ ایمان موجود تھا۔

یہ عہد بچپن کا کوئی جذباتی عہد نہیں تھا۔ بلکہ اس کے پیچھے ایک مستحکم عزم اور اٹل ارادہ کام کرتا تھا۔ اس عہد کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی حیات طیبہ کے انتالیس سال کا لمبا عرصہ ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح ہمارے سامنے موجود ہے۔ اس کا ایک ایک ورق اس امر کا شاہد ہے۔ کہ آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اس عہد کو پورا کرنے کے لئے وقف کر دیا۔ مخالفتوں کی ہزاروں آندھیاں بھی آپ کے پائے استقلال کو جنبش نہ دے سکیں۔

(۳)

یوم وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام یعنی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کا دن ہر سچے احمدی کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کی بعثت کی غرض و غایت اور مقصد کو پورا کرنے کی تمام تر ذمہ واری اس پر عائد ہوتی ہے۔ آج جسمانی لحاظ سے حضور علیہ السلام ہم میں موجود نہیں ہیں۔ لیکن ہمارا فرض ہے کہ روحانی لحاظ سے آپ کی مقدس روح کو اپنی زندگی کی ہر متاع کو قربان کر کے بھی زندہ اور برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ اور اس وقت تک چین نہ لیں۔ جب تک آپ کی بعثت کا مقصد یعنی اسلام کا احیا اور غلبہ حاصل نہ ہو۔ آج ۲۶ مئی ہے۔ آؤ ہم سب اپنے آقا اور امام (ایدہ اللہ تعالیٰ) کو یقین دلائیں۔ کہ سیدی! جس مقصد کے لئے آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ وقف ہے۔ وہی مقصد ہماری حقیر زندگیوں کا بھی واحد نصب العین ہے۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہم آپ کے ہر ارشاد پر لبیک یا امیر المومنین لبیک کہتے ہوئے حاضر ہونے کے لئے تیار ہیں۔ سیدی! آج سے انتالیس برس قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جسم اطہر کے سامنے آپ نے جو مقدس عہد اللہ تعالیٰ کے حضور کیا تھا۔ ہم بھی اس میں حضور کے ہمنوا ہیں۔ اور ہم میں سے ہر شخص حضور کی اتباع کرتے ہوئے یہ عہد کرتا ہے۔ کہ

"اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے۔ اور میں اکیلا رہ جاؤں گا۔ تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا۔ اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پروا نہیں کروں گا۔" انشاءاللہ تعالیٰ۔ خورشید احمد۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے خطاب

آپ کی جماعت کی طرف سے وقف جائیداد اور وقف آمد کی رپورٹ کیوں نہیں آئی؟

رقم فرمودہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ

برادران۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

دن گزر رہے ہیں وقت گزر رہا ہے۔ لیکن وقف جائیداد اور وقف آمد کی رپورٹ اب تک آپکی جماعت کی طرف سے نہیں آئی۔ یا آپ جماعت سے الگ رہتے ہیں۔ تو آپنے اپنا وعدہ نہیں بھجوایا۔

وہ قربانی جو پہلے انبیاء کی جماعتوں نے کی اس کا بہت چھوٹا حصہ اس وقت آپ سے طلب کیا جا رہا ہے۔ کیا آپ اس میں کمزوری دکھائیں گے؟

اس وقت کئی گاؤں اور شہر یہ قربانی پیش کر چکے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔ کہ وہ قربانی جو آپ ہی کے زمانہ میں آپ ہی کے ملک میں آپ ہی کے سے حالات میں آپ کے بھائیوں نے پیش کی آپ وہ پیش نہ کر سکے۔

یاد رکھیں کہ صرف کسی نامکمل فہرست کا بھجوا دینا کافی نہیں۔ ضروری ہے کہ سو فی صدی لسٹ مکمل آئے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر فرد جماعت حصہ لینے والا ہو۔ مگر ہر شخص کا نام فہرست میں ہو۔ جو حصہ لینے والے ہوں۔ ان کے ناموں کے آگے لکھا ہو۔ کہ جائیداد کا ۱/۱۰ یا ایک ماہ کی آمد ادا کریں گے۔ یا جائیداد کا ۱/۲۰ یا نصف ماہ کی آمد ادا کریں گے۔ اور جو انکاری ہو۔ اس کے آگے لکھا ہو کہ یہ حصہ نہیں لینا چاہتے۔ اور جس نے معذرت کی ہو اس کے آگے لکھا ہو۔ کہ یہ صاحب معذوری ظاہر کرتے ہیں۔ ناظر بیت المال سے کلی یا جزوی معافی کی درخواست کی گئی ہے۔

اسی طرح متفرق افراد کو یا حصہ لینا چاہیئے۔ یا معذرت کرنی چاہیئے۔ کسی نہ کسی رنگ میں ہر فرد کو اقرار ضرور کرنا ہو گا۔ خواہ اقرار اثبات میں ہو یا نفی میں۔

اللہ تعالیٰ جماعت کا حامی و حافظ ہو۔ اور ایمان کے اعلیٰ مقام تک پہنچنے کی توفیق بخشے۔ اور ہر امتحان میں کامیاب کرے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

قرآن مجید کی ایک آیت کی لطیف تفسیر

(مرتبہ:۔ خورشید احمد صاحب)

قادیان ۲۰ ماہ ہجرت۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر قرآن مجید کی ایک آیت کی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر بیان فرمائی۔ جس کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

حضور نے اپنی علالت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ آج میں قرآن کریم کی ایک ایسی آیت کی تشریح کرنا چاہتا ہوں۔ جو آجکل کے زمانہ کے حالات سے تعلق رکھتی ہے اور جو قرآن مجید کی مشکل آیات میں سے سمجھی جاتی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ پچھلے مفسر اسے حل کر ہی نہیں سکے۔ گو انہوں نے اپنی طرف سے حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ایک حد تک حل کر وہ رہ گئے ہیں۔ اور ان کے کئے ہوئے ناقص معنوں کی وجہ سے اس پر یا یوں کہو کہ صحابہ پر حرف آتا ہے۔ میں نے اس آیت کے معنے گو ۲۲ء میں بھی درس کے دوران میں بیان کئے تھے۔ لیکن چونکہ وہ درس شائع نہیں ہوا۔ اور چونکہ ۲۲ء کے حالات اور آجکل کے زمانہ میں بہت فرق ہے۔ اس لئے نئی پود کے لئے اس آیت کے معنے کرنے میں مشکل پیدا ہوتی ہوگی۔ لہٰذا آج اس کی تشریح کر دیتا ہوں۔

بڑی مشکل تفسیر کرنے میں یہ پیدا ہوا کرتی ہے۔ کہ مشکلات کا جرأت سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ اس وجہ سے الجھنیں قائم رہ جاتی ہیں۔ بعض دفعہ تو مفسرین پیدا شدہ سوالوں کو اٹھاتے ہی نہیں۔ اور بعض دفعہ وہ آیت کا ایک حصہ حل کر کے سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ساری آیت حل ہو گئی۔ اور پڑھنے والے اس ٹکڑہ کا حل دیکھ کر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ جن آیات کی اس وقت میں تشریح کرنا چاہتا ہوں۔ وہ سورۂ انفال کی یہ آیات ہیں کما اخرجك ربك من بيتك بالحق وان فريقاً من المومنين لكرهون۔ يجادلونك في الحق بعد ما تبين كانما يساقون الى الموت وهم ينظرون (ع ۱) ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چونکہ تیرے رب نے تجھے تیرے گھر سے حق کے ساتھ نکالا تھا۔ اور مومنوں کا ایک فریق اسے ناپسند کرتا ہے۔ وہ تجھ سے حق کے معاملہ میں بحث کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ گویا اسے موت کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔

ان آیات کے متعلق یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا واقعی صحابہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنا ناپسند کرتے تھے۔ اور کیا واقعی وہ حق کے کھل جانے کے بعد بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بحث کرتے تھے۔ اور حق کی طرف جانا ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا نعوذ باللہ وہ موت کی طرف دھکیلے جا رہے ہیں۔ صحابہ کو جو بے نظیر محبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے تھی اور انہوں نے جو بے نظیر قربانیاں کیں۔ ان کی موجودگی میں تو ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ حق کو قبول کرنے سے جی چراتے تھے۔ یا جنگ سے جی چراتے تھے۔ یا عقائد کو قبول کرنے سے گریز کرتے تھے۔ گو یہ ٹھیک ہے۔ کہ وہ صلح کل تھے۔ لیکن جب دشمن کی طرف سے جنگ پر مجبور کر دیا جائے۔ تو وہ موت کو عین راحت سمجھتے تھے۔

پھر ان آیات میں تو جنگ بدر کی طرف اشارہ ہے۔ اور جنگ بدر کے متعلق تمام احادیث اس امر پر متفق ہیں کہ اس موقعہ پر صحابہ کو جنگ کرنے کا خیال تک نہ تھا۔ وہ صرف ایک قافلہ کی شرارتوں کو روکنے کے لئے نکلے تھے۔ گو مدینہ میں یا مدینہ سے نکلتے وقت الہاماً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو علم ہو گیا تھا۔ کہ ہمیں جنگ کرنی پڑے گی۔ لیکن آپ نے صحابہ کو یہ نہیں بتایا۔ پس جب صحابہ جنگ کے لئے گئے ہی نہ تھے۔ تو پھر ان کے متعلق کرھا کا لفظ کس طرح چسپاں ہو سکتا ہے۔

یہ وہ مشکلات ہیں جو مفسرین کی راہ میں الجھنیں پیدا کرتی رہی ہیں۔ مشہور مفسر ابو حیان نیک آدمی تھے۔ ان کی تفسیر رطب و یابس سے بہت کچھ محفوظ ہے۔ ان سے بھی جب یہ آیت حل نہ ہوئی۔ تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رویا میں آپ کو بتایا کہ اس جگہ نصرك کا لفظ محذوف ہے۔ اور یہ درست تھا واقعہ میں نصرك کا لفظ ہی اس جگہ محذوف ہے۔ لیکن اپنے زمانہ کی کم مشکلات اور شدت اعتراض نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے اس پر زیادہ غور نہ کیا اور نصرك کو هم ينظرون کے بعد لگایا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں بتایا تھا کہ یہ لفظ کونسے مقام پر چسپاں ہوتا ہے۔ بہرحال انہوں نے اس تھوڑے سے حل پر ہی اکتفا کیا۔ اب ایسا زمانہ ہے کہ خود عیسائی قرآن مجید کی تفسیریں لکھتے ہیں۔ اور اعتراضات کرنے میں بال کی کھال اتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے اس زمانہ کے لئے ضرورت تھی۔ کہ اس آیت کو مکمل طور پر حل کیا جائے میں نے جب اس آیت پر غور کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ انکشاف فرمایا۔ کہ یہاں پر صرف نصرك محذوف نہیں ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ على اعدائك بھی ہے یعنی نصرك على اعدائك تیرے دشمنوں پر تیرا غلبہ۔ اور یہ الفاظ ينظرون کے بعد نہیں بلکہ کارھون کے بعد ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کما اخرجك ربك من بيتك بالحق

یعنی اے رسول چونکہ تیرے رب نے تجھے تیرے گھر سے حق کے ساتھ نکالا تھا۔ وان فريقاً من المومنين لكرهون اور ایسی حالت میں نکالا تھا۔ جبکہ مومن تمہارا نکلنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اس جگہ کارھون کا لفظ جو صحابہ کے متعلق استعمال کیا گیا ہے اس میں یہ ذکر نہیں کہ وہ جنگ کو ناپسند کرتے تھے۔ بلکہ درحقیقت اس میں ذکر یہ ہے کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے باہر نکلنے اور آپ کے ملک سے جانے کو ناپسند کرتے تھے۔ اس میں کیا شک ہے کہ چونکہ صحابہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کمال درجہ کا عشق تھا۔ اس لئے وہ اس احتمال سے کہ آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے آپکا نکلنا ناپسند کرتے تھے۔ تاریخ سے کئی واقعات ایسے ملتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحابہ اپنی جانوں کو قربان کرنا زیادہ پسند کرتے تھے۔ مگر وہ اس بات کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ کہ کوئی دشمن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گزند پہنچائے۔ اس کے آگے یہ الفاظ محذوف ہیں کہ نصرك على اعدائك یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) جب ہم نے تجھے نکالا۔ اور ایسی حالت میں نکالا۔ جبکہ تیرے ساتھی بھی تیرا نکلنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اور خود تیری بھی لڑنے کی نیت نہ تھی۔ تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ ہم تیرا ممد و معاون ہوتے ہوئے تیرے دشمن کے مقابلہ میں تیری مدد نہ کرتے۔ آگے فرماتا ہے يجادلونك في الحق اس جگہ يجادلون کی ضمیر دشمن کی طرف جاتی ہے نہ کہ صحابہ کی طرف۔ فرماتا ہے۔ پھر دشمن بھی وہ جنہیں ذاتی طور پر تم سے عداوت نہیں بلکہ وہ ہماری وجہ سے تم سے لڑتے ہیں۔ اور انہیں تم سے دشمنی بھی اتنی ہے کہ يساقون الى الموت اسلام کے غلبہ کو وہ موت سمجھتے ہیں۔

اب دیکھو یہ آیت کس طرح حل ہو گئی۔ اصل میں ابو حیان نے نصرك کو ينظرون کے بعد لگایا اس وجہ سے ان سے پوری آیت حل نہ ہو سکی اللہ تعالیٰ نے اس جگہ یہی فرمایا ہے کہ چونکہ دوستوں کی ناپسندیدگی کے باوجود ہم نے تجھے نکالا۔ اور دشمنوں کی شدید دشمنی ہماری وجہ سے ہے اس لئے دوستوں اور دشمنوں دونوں کی وجہ سے ہم پر یہ ذمہ واری عائد ہوتی تھی۔ کہ ہم تیری مدد کرتے چنانچہ دیکھ لو کہ ہم نے تیری مدد کی

اذان کے بعد فرمایا:۔ میں نے ابتداء میں کہا تھا کہ اس آیت کا تعلق اس زمانہ سے بھی ہے۔ سو اس آیت میں دراصل یہی بتایا گیا ہے کہ مومن جہاں بڑا امن اور صلح کل ہوتا ہے وہاں وہ بڑا دلیر بھی ہوتا ہے۔ دوسرے لوگوں میں تہور ہوتا ہے۔ وہ انجام اور موقع محل کو دیکھے بغیر یونہی لڑتے رہتے ہیں۔ لیکن مومن میں تہور نہیں ہوتا بلکہ جرأت ہوتی ہے۔ وہ ایک طرف تو وہ لڑائی اور فتنہ و فساد کو بہت ناپسند کرتا ہے لیکن اگر دشمن لڑنے پر مجبور کر دے تو پھر اس دانائی، دور اندیشی اور شان کے ساتھ لڑتا ہے کہ سو سو میل تک دشمن اس سے ڈرنے لگ جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے نصرت بالرعب مسیرۃ شہر کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ماہ کی مسافت تک ہمارا رعب قائم کر دیا۔ اس زمانہ کے لحاظ سے ایک ماہ کی مسافت ۲۷۰ میل بنتی ہے۔ اور اس زمانہ کے لحاظ سے ساری دنیا ہی بن جاتی ہے۔ دراصل انبیاء کی پیشگوئیوں کی شکل ہر زمانہ میں بدلتی رہتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لحاظ سے اس کا مطلب یہ تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں بیٹھے تھے مگر آپ کا رعب مکہ کے لوگوں پر بھی تھا۔ جو مدینہ سے قریباً اتنے ہی فاصلہ پر ہے۔ یہی الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہوا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے لحاظ سے اس کا یہ مطلب ہے کہ ساری دنیا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا رعب قائم کر دیا جائے گا۔ اور ساری دنیا آپ کے رعب کی وجہ سے کانپے گی اور آپ کے انہی غلاموں کے ہاتھ پر جن کو لوگ اس وقت چڑیا سمجھ رہے ہیں کیا انگلستان اور کیا امریکہ۔ کیا روس اور کیا جرمنی کیا افریقہ اور کیا چین اور کیا جاپان سب ممالک فتح ہوں گے اور یہ تمام ممالک ان سے اس طرح کانپیں گے جیسے گھاس ہوا سے کانپتا ہے چونکہ شاگرد کی چیز استاد کی ہی ہوتی ہے اس لئے ہماری فتح درحقیقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فتح ہوگی۔ آج تو یہ حالت ہے کہ لوگ اسلام پر حملہ کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ لیکن ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ اور عنقریب آنے والا ہے بلکہ ابھی آپ لوگوں میں کئی زندہ ہوں گے جبکہ آپ اس پیشگوئی کو پورا ہونے کے آثار دیکھ لیں گے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے دوستوں کے دلوں سے موت کا یا زخمی ہونے کا خوف بالکل نکل جائے۔ جہاں ان کے دلوں میں یہ احساس ہونا چاہیئے کہ ہم نے کبھی کسی پر ہاتھ نہیں اٹھانا اور ہر ایک کی خیرخواہی کرنی ہے وہاں یہ امر بھی ضروری ہے کہ اگر دشمن مجبور کر دے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت سے جنگ آ جائے تو پھر انہیں یوں معلوم ہو جیسے عید کا چاند نکل آیا۔ ان آیات میں مومن کا مقام بیان کیا گیا ہے کہ مومن یہ سمجھتا ہے کہ ساری تکلیفیں مجھ پر وارد ہو جائیں لیکن میرا محبوب کسی طرح ان سے بچا رہے اب چونکہ ہمارا محبوب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے محبوب کا قائمقام اسلام ہمارے پاس موجود ہے اس لئے ہر مومن کو چاہیے کہ اسکی حفاظت کیلئے اپنی جان اپنے مال اور اپنے بیوی بچوں کی پرواہ نہ کرے۔ اور جس طرح بھی ہو سکے اسلام کو کسی قسم کی گزند نہ پہنچنے دے۔

تعلیم الاسلام کالج کی سپیشل ایئر فورس کلاس

کی

پاسنگ آؤٹ پریڈ

آج مؤرخہ ۲۵ مئی صبح ۶½ بجے تعلیم الاسلام کالج قادیان کی سپیشل ایئر فورس کلاس کی پاسنگ آؤٹ پریڈ ہوئی۔ جس کے لئے ونگ کمانڈر مسٹر ٹیفیلڈ آفیسر کمانڈنگ والٹن لاہور سے تشریف لائے ہوئے تھے

سب سے پہلے چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ انچارج ایئر فورس کلاس نے ونگ کمانڈر صاحب کو ایڈریس پیش کیا۔ جس کا مختصر طور پر انہوں نے جواب دیا۔ اس کے بعد جو طلباء امتحان میں کامیاب ہوئے انہوں نے باری باری آکر ونگ کمانڈر صاحب سے اپنی اپنی اسناد حاصل کیں۔

قادیان کے جو فوجی افسران تشریف لائے ہوئے تھے ان کا اور پھر ایئر فورس کلاس کا ونگ کمانڈر صاحب کی معیت میں گروپ فوٹو لیا گیا۔ اس موقعہ پر جن احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔ ان کا آپ کے ساتھ تعارف کرایا گیا۔

بروز ہفتہ پرنسپلز ٹیم اور ونگ کمانڈر مسٹر ٹیفیلڈز ٹیم میں واٹر پولو کا میچ ہوا۔ تیراکی کے مقابلے بھی ہوئے۔ (نامہ نگار)

جماعتیں مطلع رہیں

نظارت بیت المال کی طرف سے خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی کو ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں میں وقف جائداد اور وقف آمد کے سلسلہ میں دورہ کے لئے بھیجا جا رہا ہے متعلقہ جماعتیں ان سے پورے طور پر تعاون کریں۔ ناظر بیت المال قادیان

نتیجہ امتحان دینیات کلاس برائے طلبہ میٹرک ۱۳۲۶ھش / ۱۹۴۷ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے پیش نظر شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ۱۷ہش تا ۲۷ہش تک قادیان میں دینیات کلاس کھولی گئی۔ جس میں انہیں ترجمہ قرآن مجید۔ حدیث۔ ادب عربی۔ صرف و نحو کی تعلیم دی جاتی تھی۔ آخر میں ان کا امتحان لیا گیا۔ جس کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔

اس امتحان میں شیخ ظفر احمد صاحب اول۔ مرزا محمد جمیل صاحب چغتائی دوم۔ اور مظہر علی صاحب زبیری سوم آئے۔ میں شعبہ تعلیم کی طرف سے تمام کامیاب ہونے والوں کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

نوٹ:۔ جیسا کہ مذکورہ کلاس کو پہلے سے اطلاع ہے کہ کتاب "ہمارا خدا" مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی قسط دوم صفحہ ۱ تا ۱۸۳ تک کا امتحان جو یکم جون کو ہو رہا ہے۔ اس میں ان کی شمولیت لازمی ہے۔ لہذا تمام طلباء اچھی طرح تیاری کریں۔ اور جن طلباء کے ایڈریس کسی وجہ سے تبدیل ہو گئے ہوں۔ وہ فوری طور پر مجھے اس کی اطلاع دیں۔ تاکہ بروقت پرچہ جات ارسال کئے جا سکیں۔ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

(۱) شیخ ظفر احمد صاحب دارالرحمت قادیان ۱۷۱½ اول (۲) مرزا محمد جمیل صاحب چغتائی دارالفضل قادیان ۱۶۸ دوم (۳) مظہر علی صاحب زبیری دارالرحمت قادیان ۱۶۶ سوم (۴) چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ سرگودھا ۱۶۰ (۵) ناصر احمد صاحب دارالرحمت قادیان ۱۵۸ (۶) عبدالرشید صاحب لودھیانوی ۱۰۱ (۷) ملک رشید احمد صاحب دارالسلام قادیان ۱۱۱ (۸) محمد حنیف صاحب فیروز پور ۹۳ (۹) چوہدری محمد شریف احمد صاحب محمد نگر لاہور ۱۰۵ (۱۰) محمد اکبر صاحب کشمیر نولکھا گیٹ لاہور ۱۱۵ (۱۱) شریف احمد صاحب شیخوپوری ۱۲۱ (۱۲) چوہدری عبدالرشید صاحب دارالعلوم قادیان ۱۲۵ (۱۳) محمد نواز صاحب ڈیرہ نواب بہاولپور ۱۰۹ (۱۴) شیخ محمود احمد صاحب آف منٹگمری ۱۲۷ (۱۵) چوہدری محمد اسلم صاحب باقرپور ملہوی ۱۵۵ (۱۶) صادق محمد صاحب دارالرحمت قادیان ۱۱۲ (۱۷) بشارت احمد صاحب دارالعلوم قادیان ۱۵۹ (۱۸) حمید المجاہد صاحب بنگالی دارالوداد قادیان ۱۲۵ (۱۹) سید ناصر احمد شاہ صاحب قادیان ۹۷ (۲۰) شیخ حمید احمد صاحب کپورتھلوی ۱۱۴ (۲۱) ملک خادم حسین صاحب پشاور چھاؤنی ۱۴۰ (۲۲) ملک حفیظ احمد صاحب آف منٹگمری ۱۱۸ (۲۳) خواجہ منظور احمد صاحب سیالکوٹی ۱۳۰ (۲۴) آغا عنایت اللہ صاحب آف منٹگمری ۱۱۷ (۲۵) ملک ظفر احمد صاحب محمد نگر لاہور ۱۲۱ (۲۶) نصیر احمد صاحب آف لاہور ۶۸ (۲۷) ملک لطف الرحمٰن صاحب شاکر قادیان ۶۶

آریہ سماجیوں کی طرف سے اعتراف حقیقت

آریہ گزٹ لاہور مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۴۷ء صفحہ ۔ پر کسی ستیہ وادی نے دیانندی تہذیب کے ماتحت نہایت بھونڈے اور غیر شریفانہ عنوان "صداقت مرزا" کے تحریر کیا ہے۔ "اخبار پیغام صلح مجریہ ۵ مئی ۱۹۴۷ء صفحہ ۳ پر مرزا صاحب کو مجدد (نقل مطابق اصل) فرما، وقت ثابت کرنے کے لئے کچھ سچی سچی (مرزائی لغت میں سچ کے معنی جھوٹ اور جھوٹ کے معنی سچ ہیں) باتیں اور نشانات درج کئے گئے ہیں جن میں درج ہے کہ ۔۔۔ "حضرت مسیح زمان کے نفخ دم نے انہیں (آریوں کو) ایسا دم بخود کیا۔ کہ اب وہ مذہبی رنگ میں بات کرنے سے عاری ہیں۔ اور اس سے اوپر لکھا ہے جن دلائل بینہ سے آپ نے کام لیا۔ ان کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ آج اسلام کی پاکیزہ تعلیم کے سامنے غیر مذہب کے سر جھکے ہوئے نظر آتے ہیں۔" جناب دیانندی ستیہ وادی صاحب آپ کا یہ فرمانا کہ مرزائی لغت میں سچ کے معنی جھوٹ اور جھوٹ کے معنی سچ ہیں۔ بالکل غلط اور خلاف عقل بات ہے۔ چونکہ آپ نے اپنی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے ہماری کسی کتاب یا اخبار یا کسی تحریر کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ اس لئے ہر عقلمند انسان آپ کے ستیہ وادی ہونے کا یقینا انکار کرنے پر مجبور ہے۔ اور آپ کا دعوے بغیر ثبوت خارج ہے۔ اگر آپ فی الحقیقت ستیہ وادی یعنی سچائی پر چلنے والے ہیں۔ تو آپ آئندہ یہ تحریر کیا کریں۔ کہ آریہ دہرم میں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کہنا عین دہرم ہے۔ ملاحظہ ہو۔!

"شگوان تہاری اچھیا سے یہ باتیں کہتا ہوں (۱) تم ہی ان میں اتر پیدا کرو ۔۔۔ وقت نے چوری کرنا۔ ڈاکہ مارنا۔ ہنسا کرنا۔ جھوٹ (۲) اور ہوگا دینا بھی دہرم ہو سکتا ہے۔ اسی طرح وقت آنے پر سچ بولنا۔ تیاگ کرنا۔ اہنسا سے کام لینا وغیرہ بھی پاپ بن سکتے ہیں۔ (از بابا شنگر داس مہاراج اخبار آریہ گزٹ لاہور ۹ نومبر ۱۹۴۷ء صفحہ ۳) جناب ستیہ وادی صاحب آپ کے مہاراج بودن مہرشت (ابھی تک زندہ ہیں۔ اور آج کل بھی پنجاب میں ہی اپنے روحانی اپدیشوں کا سلسلہ شروع کیا ہوا) آپ ان سے دریافت کر کے آئندہ آریوں پر ظلم کر کے مرزائی لغت۔ نہ لکھا کریں۔ بلکہ حق دار کو حق دینے کے لئے ستیہ سے کام لے کر یہ لکھا کریں۔ کہ آریہ دہرم میں جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ ڈاکہ مارنا۔ ہنسا کرنا۔ دہوکا دینا دہرم ہے۔ اور سچ بولنا۔ تیاگ کرنا اہنسا سے کام لینا وغیرہ بھی پاپ ہے

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

آریوں کا مذہبی میدان سے پیٹھ پھیرنا اور اس کا ثبوت نمبر ۱۔ "بھگوان کی شان جنہیں کوئی دہرم نہیں۔ ایمان نہیں۔ وہ بھی آریہ سماج منتیشی اور ایشر پرست کہلانے لگے ہیں۔ آریہ سماج کے پرچارک سینکڑوں روپے تنخواہ لیتے ہیں۔ پرنتو ان کے پرچار کا خاک اثر بھی نہیں ہوتا۔" (از اخبار ویر لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۲)

ستیہ وادی صاحب اگر آپ کو یہ معلوم نہ ہو کہ آریہ پرچارکوں کے پرچار کا اثر نہ ہونا یوگیراج کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نفخ دم کی یہ برکت ہے۔ تو ملاحظہ ہو ثبوت نمبر ۲۔ "آج دیگر مذاہب والے کتنے اعتراض آریہ سماج پر کر رہے ہیں۔ لیکن ایک بھی آریہ ویر نہیں ہے۔ جو ان کا جواب دے سکے۔ قادیانی بھائی آئے دن کتابیں لکھ رہے ہیں۔ اور ان میں سے بہتیرے سنسکرت کے عالم بن رہے ہیں۔" (از پنڈت بھگت رام جی شاستری اخبار آریہ ویر لاہور ۲۲ فروری ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۰)

ثبوت نمبر ۳۔ "مسلمانوں کے بیشمار فرقوں میں سے ایک فرقہ احمدیہ اور اس فرقہ کے بھی ایک حصے یعنی قادیانیوں کی طرف سے اس وقت ایک درجن کے قریب اخبار اور رسالے نکل رہے ہیں۔ جن میں آئے دن آریہ سماج ویدک دہرم بھگوان دیانند اور آریہ سبھیتا پر سخت سے سخت حملے کئے جاتے ہیں۔ آئے دن ویدک سدھانتوں کے خلاف کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ جن کی وہ اشاعت بھی خوب کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں کوئی جواب دینے والا نہیں۔"

(از مہاشہ چرنجی لال جی پریم اخبار آریہ ویر لاہور ۱۴ دسمبر ۱۹۳۰ء صفحہ ۳)

ثبوت نمبر ۴۔ "جہاں احمدیوں نے آریہ سماج کے سدھانتوں پر زبردست نکتہ چینی کر کے جگہ جگہ پر آریہ سماج کے مخالفین نکتہ چین پیدا کر دیئے ہیں۔ وہاں پر آریہ سماج نے اپنے سدھانتوں کی کمزوریوں سے بالکل بے پرواہ رہ کر اپنے آپ دطوت و شان کو کم کر لیا ہے۔ یہاں تک کہ اور لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے آریہ سماج کے سدھانت کمزور ہیں۔"

(از مہاتما ہنس راج جی۔ اخبار آریہ گزٹ لاہور ۱۴ اپریل ۱۹۳۱ء صفحہ ۲ کالم ۲)

آریوں کا آریہ دہرم سے بیزار ہو کر اسلام کی تعلیم کے سامنے سر جھکانا ملاحظہ ہو نمبر ۱۔ "اگر نیوگ کو ہم ناقابل عمل سمجھتے ہیں۔ تو طلاق کی حمایت کرنا ہمارا اخلاقی فرض ہو جاتا ہے۔ اگر ہم نیوگ کو ہندوؤں میں رائج نہیں کر سکتے۔ تو طلاق کا راستہ کھلا ہے۔ (۳) راستہ کو کوئی بند نہیں کر سکیگا۔ اور ہم آریہ سماجیوں کا یہ فرض ہو جائے گا۔ کہ ہم طلاق کی حمایت کریں۔"

(از پروفیسر لارام جی ایم اے از اخبار آریہ گزٹ لاہور ۲۰ جون ۱۹۳۱ء صفحہ ۱)

نمبر ۲۔ "ہمارے لیڈر ہندو گھرانوں میں پیدا ہوئے۔ اور ان کا نام بھی ان کا ہندو ہونا ظاہر کرتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ان کے دلوں میں ہندو پن نام کو بھی نہیں ہے۔ اور اسلامی سنسکار کشاں کشاں اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔"

(از اخبار ہندو لاہور ۸ نومبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۲ کالم ۱)

اور ہندو کیوں اسلام قبول کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو نمبر ۳۔ "جس ہندو نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کو ہزار وسیلتیں جو مسلمان شدھ ہوئے۔ ان کی حالت ناگفتہ بہ گویا مسلمان ہونا مردہ سے زندہ ہونا اور شدھ ہونا زندگی سے ساجک موت"۔ (از اخبار ہندو لاہور مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۲ کالم ۲)

جناب ستیہ وادی جی کیوں موت کو قبول کر کے

مہتمم صاحبان مال و زعماء انصار اللہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

اکثر جگہ کی زمیندارہ جماعتوں نے غلہ فصل ربیع برداشت کر لیا ہوگا۔ باقی جماعتیں بھی عنقریب برداشت کرنے والی ہوں گی۔ ان زمیندارہ جماعتوں کے لئے جہاں پر مجالس انصار اللہ قائم ہیں۔ مہتمم صاحبان مال و زعما صاحبان کو چاہیئے۔ کہ جملہ اراکین انصار سے جن سے چندہ انصار اللہ واجب الوصول ہے۔ فوراً وصول کر کے بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجکر بد امانت مرکزیہ انصار اللہ داخل خزانہ فرماویں۔ تاکید ہے۔ ایسی کوشش ہو۔ کہ کوئی شخص بقایا دار نہ رہے۔

(قائد مال مرکزیہ انصار اللہ قادیان)

تفسیر کبیر کا ہندی میں ترجمہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تفسیر القرآن الموسومہ تفسیر کبیر جلد سوم کا ہندی ترجمہ کرشن سندیش ڈلہوزی سیریز میں مسلسل قسطوار شائع ہوا کرے گا۔ قرآن مجید کے مطالب و معارف جاننے کے لئے کرشن سندیش کا مطالعہ فرمائیں سالانہ قیمت صرف ۲/-/- منیجر کرشن سندیش کو لکھیں :-

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ولادت: مورخہ ... مئی بروز بدھ۔ خاکسار کے ہاں پہلا لڑکا تولد ہوا۔ احباب درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں :- (مبارک احمد ناصر واقف زندگی)

نئے ارض وسماء

فنتوعہ (نارورن نائیجیریا) میں تبلیغ اسلام

(از مکرم مولوی محمد افضل صاحب قریشی مجاہد زاریہ نائیجیریا)

نارورن پراونسز سارے نائیجیریا کا قریبًا دو تہائی ہیں۔ ۲½ ہزار میل کا رقبہ ہے۔ خدا کے فضل سے پانچ جگہ ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ جب سے یہاں پہنچا ہوں۔ سب جماعتوں کا دورہ کیا ہے۔ بعض جماعتوں میں تو دو دو تین تین دفعہ گیا ہوں۔ ابھی گذشتہ ماہ جوسی کے طویل دورہ سے واپس آیا ہوں۔

اس دفعہ میں نے زاریہ سے ۔۔ میل جانب شمال ایک بڑے شہر فنتوعہ میں جانے کا پروگرام بنایا۔ ایک مقامی احمدی کے ذریعہ ان کے ایک عیسائی رشتہ دار کے ہاں ٹھہرنے کا انتظام ہوا۔ رہائش کی تکلیف صرف پہلی دفعہ ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ بعد میں بہت سے دوست اپنے ہاں جگہ دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ رہائش کا بندوبست ہو جانے پر میں ۱۶ کو فنتوعہ روانہ ہوا۔ فنتوعہ ریلوے سٹیشن ہے۔ یہ علاقہ کپاس۔ مونگ پھلی اور سرخ مرچ کی پیداوار کے لئے مشہور ہے۔ اسی لئے تمام بڑی بڑی مشہور فرموں کے دفاتر گودام (وردکانیں) یہاں موجود ہیں۔ ایک بڑی جننگ فیکٹری بھی ہے۔ فنتوعہ ڈسٹرکٹ ہیڈ ہے۔ اور مہینہ میں دو بار ایک خاص مارکیٹ لگتی ہے۔ جس میں دور دور سے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اور خوب کاروبار ہوتا ہے۔

میں (یعنی نئی آبادی) میں ٹھہرا۔ یہاں عام طور پر اصل قصبہ کے علاوہ ایک نئی آبادی بھی ہوتی ہے۔ جس میں بیرونی علاقوں کے لوگ آباد ہوتے ہیں۔ جن میں سے اکثریت عیسائیوں کی ہوتی ہے۔ اصل شہر میں اسلامی قوانین رائج ہیں۔ شراب وغیرہ کی کوئی دکان نہیں ہوتی۔ قاضی اسلامی قوانین کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں۔ یہاں پر سب مسلمان مالکی طریقہ کے ہیں۔ اگرچہ نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کے معاملہ میں امام مالک علیہ الرحمۃ کی پیروی نہیں کرتے۔ جبکہ انہوں نے اپنی مہتم بالشان کتاب موطا مالک میں واضح طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اسوہ حسنہ اور حکم بیان کیا ہے۔ یہاں پر احمدی اور غیر احمدی میں ایک واضح امتیاز یہ بھی ہے۔ کہ احمدی سینہ پر ہاتھ باندھ کر نمازیں ادا کرتے ہیں۔ بہت دفعہ علماء سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق دریافت کرنے پر وہ اقرار کرتے ہیں کہ ہاں ان کی کتابوں میں تو یہی لکھا ہے۔ لیکن وہ آباؤ اجداد کے رواج کی پیروی کرتے ہیں۔ قاضی اچھے تعلیم یافتہ اور فقہی مسائل سے واقف ہوتے ہیں۔ اور لا کالج کانو کے فارغ التحصیل ہوتے ہیں۔ جو اس معاملہ میں تمام ہاؤسا علاقہ کی اچھی خدمت بجا لا رہا ہے۔

بیسیوں علماء فقہ کی تو تمام کتابیں جانتے ہیں۔ لیکن اگر دریافت کیا جائے۔ کہ قرآن پاک کا ترجمہ بھی آتا ہے کہ نہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم قرآن کریم کا ترجمہ اس لئے نہیں پڑھتے کہ مبادا کبھی غلط ترجمہ کر بیٹھیں۔ تو مورد عذاب ہو جائیں۔ اس لئے وہ پڑھتے ہی نہیں۔ تفسیر کے معاملہ میں ان کا انحصار جلالین پر ہوتا ہے۔ جو کہ رمضان کے دنوں میں لوگوں کو سناتے ہیں۔ ایک دفعہ کا واقعہ مجھے یاد ہے۔ کہ ایک عالم نے مجھے اپنے ہاں قرآن کریم کی تفسیر سننے کے لئے بلایا۔ میں ایک ترجمان کے ساتھ گیا۔

ایک جگہ سے جلالین کی تفسیر سنا رہا تھا۔ جب وہ تفسیر پڑھ چکا۔ تو میں نے کہا کہ اب ان آیات کی تفسیر میں بھی بیان کرتا ہوں۔ جب میں نے ان آیات کی تفسیر بیان کرنی شروع کی۔ تو وہ حیران ہو کر کہنے لگا۔ کہ یہ تو جلالین میں نہیں ہے۔ اس لئے میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔ لیکن اصل وجہ یہ تھی۔ کہ حاضرین نہایت دلچسپی لے رہے تھے۔ اس لئے اسے خوف پیدا ہو گیا۔

شہر میں تو اسلامی قانون رائج ہوتا ہے۔ لیکن نئی آبادی میں ایسا نہیں ہے۔ اسی میں بکثرت شراب کی دکانیں ہیں۔ یہاں دیسی شراب بنانے اور فروخت کرنے کی اجازت آسانی سے مل جاتی ہے۔ اس لئے سستی ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ استعمال کرتے ہیں۔ (اور ہر نئی آبادی میں کثرت عیسائیوں کی ہوتی ہے۔ لیکن فنتوعہ کی نئی آبادی تو قریبًا ساری کی ساری عیسائیوں پر مشتمل ہے۔ سارے شہر کی آبادی سات ہزار ہے۔

پہلے دن ہی عصر کے بعد میں نے پبلک میں انگریزی اشتہار The promised Messiah's Message اور World Trouble and way out وغیرہ تقسیم کرنے شروع کر دئے۔ بس ہلچل شروع ہو گئی اور سوالات کی بوچھاڑ۔ ہر شخص تفصیل معلوم کرنے پر آمادہ تھا اور یہ معلوم کر کے کہ ایک مسلمان ان کی اناجیل سے واقف ہے ان کے لئے اور بھی حیرت کا موجب ہوتا۔ اصل قصبہ یہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ پہلے دن ایک مسلمان دوست کے ہمراہ قصبہ دیکھنے گیا۔ تاکہ بعد میں اپنے طور پر آنے میں آسانی ہو۔ قصبہ بہت وسیع ہے۔ گلی کوچے بہت فراخ ہیں۔ خصوصًا ایک بڑی سڑک جو چیف کے گھر کے سامنے سے گذرتی ہے۔ بہت بارونق ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ ایک میدان ہے۔ جس کے اردگرد شہر ہے۔

مسلمانوں میں تقسیم کرنے کے لئے رسالہ البشریٰ لے گیا تھا۔ جو لیگوس سے محترم مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب انچارج تبلیغ نائیجیریا نے مجھے بھجوائے ہوئے ہیں۔ یہ رسالے مناسب موقعوں پر تقسیم کئے گئے۔ نیز ریڈنگ روم میں بھی بطور تحفہ دیا گیا۔ کئی ایک مسلمان علماء نے کہا۔ کہ ایک مسلم مشنری کے آنے سے انہیں بہت تقویت حاصل ہوئی ہے۔ کہ آخر اسلام کے حامی بھی دنیا میں موجود ہیں۔ جو اسلام کی اشاعت کے لئے اپنی جانیں اور اموال خرچ کر رہے ہیں۔

جب چیف کی ملاقات کے لئے گیا۔ تو سب سے زیادہ اثر اس پر ہمارے اسلامی لباس کا تھا۔ کہ انہوں نے اسلامی شعار کو مضبوطی سے پکڑا ہوا ہے۔ چیف کے علاوہ قاضی اس کے کلرکوں۔ چیف کے بھائیوں اور دیگر عہدہ داروں سے فردًا فردًا ملاقات کی۔

یہاں کی جننگ فیکٹری بھی دیکھنے کے لئے گیا۔ بہت وسیع پیمانہ پر ہے۔ پوسٹ آفس ریلوے اسٹیشن اور تمام فرموں کے کلرکوں سے ملا۔ ہر ایک کو مناسب ٹریکٹ دئے۔ تمام لوگوں نے نہایت دلچسپی کا اظہار کیا۔ سوالات دریافت کرتے رہے۔ جس کے ذریعے تبلیغ اسلام کا خوب موقعہ ملا۔ یہاں پر عیسائی مشنوں کے ماتحت دو سکول ہیں۔ دونوں سکولوں میں گیا۔ تمام اساتذہ سے ملاقات کی۔ مختلف اوقات میں لوگ مکان پر ملاقات کے لئے آئے۔ بعض دفعہ رات کے گیارہ گیارہ بجے تک لوگ مسائل دریافت کرتے رہتے۔ بہت سے لوگوں سے میں ان کے مکانوں پر ملا۔

میں اپنے ساتھ سلسلہ کی بعض انگریزی کتب فروخت کے لئے لے گیا تھا۔ جو بعض عیسائی اور مسلمان دوستوں نے خریدیں۔ ایک عیسائی دوست خاص طور پر تحقیقات میں مصروف ہیں۔ خدا کے فضل سے امید ہے کہ وہ جلد اسلام قبول کر لیں گے۔ کیونکہ یہ پہلا موقعہ تھا۔ اور میرا عیسائی میزبان بھی ملاقاتیوں کی کثرت سے دل برداشتہ ہو رہا تھا۔ اس لئے میں صرف پانچ روز کے قیام کے بعد واپس زاریہ آ گیا۔ لیکن ان پانچ روز کے قیام میں ایک وسیع حلقہ تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

بالآخر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بزرگان سلسلہ اور تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نیک نتائج پیدا فرمائے۔ اور سعید روحوں کو بہت جلد حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مرزا بشیر احمد بیگ صاحب نائب ناظر تبلیغ کے برادر نسبتی جناب مرزا ارشد بیگ صاحب سخت علیل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

(۲) ماسٹر کریم الدین صاحب (امریکہ) کے نوجوان فرزند صلاح الدین صاحب دو تین ماہ سے بیمار ہیں۔ پھیپھڑے کی مرض کا شبہ ہے۔

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

گذشتہ سے پیوستہ

مدرسہ چٹھہ

جنرل سیکرٹری - چوہدری حیات محمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ - میاں غلام محمد صاحب
" تعلیم وتربیت میاں محمد غوث صاحب
" امور عامہ چوہدری محمد خانصاحب
" وصایا میاں علی محمد صاحب
" مال میاں نواب دین صاحب
" جائداد میاں غلام محمد صاحب
آڈیٹر چوہدری محمد حیات صاحب

سرڈوعہ

سیکرٹری مال چوہدری بشارت علی خانصاحب
" تعلیم وتربیت حوالدار چھجو خاں صاحب
" تبلیغ ماسٹر محمد علی خانصاحب
" امور خارجہ چوہدری عبدالحکیم خانصاحب
" امور عامہ چوہدری احمد خانصاحب
محاسب چوہدری عبدالمنان خانصاحب
آڈیٹر چوہدری عبدالحکیم خانصاحب
جنرل سیکرٹری حوالدار عبدالمنان خانصاحب
امین منشی عبداللطیف خانصاحب

سعداللہ پور ضلع گجرات

پریذیڈنٹ غلام علی صاحب
سیکرٹری تعلیم وتربیت چوہدری محمد حسین صاحب
سیکرٹری امور عامہ چوہدری عنایت اللہ خانصاحب
" تبلیغ بابو محمد دین صاحب
" مال منشی غلام محمد صاحب
" وصایا چوہدری سردار خانصاحب
" جائداد منشی غلام محمد صاحب

دھرگ سیانہ

سیکرٹری تعلیم وتربیت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب
" تبلیغ منشی باغ علی صاحب
" امور عامہ چوہدری ثناءاللہ صاحب

پنڈ دادنخاں

پریذیڈنٹ ابوالفضل ملک محمد حسین صاحب
سیکرٹری مال ملک عبدالقیوم صاحب
" تعلیم وتربیت چوہدری ممتاز نبی صاحب
" تبلیغ چوہدری ممتاز نبی صاحب
آڈیٹر چوہدری شمشیر علی صاحب

پونا چھاؤنی

سیکرٹری مال صوبیدار بشیر احمد صاحب

سیکرٹری تعلیم وتربیت حوالدار رحمت اللہ خانصاحب
" تبلیغ کیپٹن محمد ابراہیم صاحب
" امور عامہ وخارجہ کیپٹن عزیز احمد صاحب
" وصایا صلاح الدین صاحب
" حفاظت کیپٹن عزیز احمد صاحب

لکڑالی

پریذیڈنٹ منشی احمد دین صاحب
سیکرٹری مال وتعلیم وتربیت ماسٹر غلام احمد صاحب
" تبلیغ چوہدری حبیب اللہ صاحب

باٹا پور

سیکرٹری مال محمد اسمٰعیل صاحب
" تبلیغ شیخ فیض قادر صاحب
پریذیڈنٹ وامین میرزا ذکاء اللہ صاحب

بیگم پور کنڈھی

سیکرٹری مال وامین ماسٹر عبدالعزیز خانصاحب
" تبلیغ علی محمد خانصاحب
" تعلیم وتربیت چوہدری غلام جیلانی خانصاحب
جنرل سیکرٹری علی محمد صاحب

سرگودھا

سیکرٹری مال پیر عبدالحق صاحب
" تعلیم وتربیت حافظ عبدالعلی صاحب
" تبلیغ میاں رشید محمد صاحب
" امور عامہ وخارجہ شیخ محمد رفیع الدین احمد صاحب
" وصایا بابا فضل دین صاحب بہشتی
" تالیف وتصنیف بابو غلام رسول صاحب
" ضیافت مستری جمالی دین صاحب
" حفاظت پیر عبدالحق صاحب
آڈیٹر چوہدری حاتم علی صاحب
امین بابو غلام رسول صاحب

کریام

سیکرٹری مال ووصایا اور جنرل سیکرٹری } عبدالغنی خانصاحب
سیکرٹری تعلیم وتربیت چوہدری غلام جیلانی صاحب
" دعوۃ وتبلیغ مولوی محمد علی خانصاحب
" ضیافت وجائداد ظہورالدین احمد صاحب
آڈیٹر ومحاسب چوہدری عبدالرحمن خانصاحب
امین چوہدری اسداللہ خانصاحب
سیکرٹری امور عامہ وخارجہ } میجر غلام حسین صاحب

طلبائے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سامنے مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی تقریر

قادیان ۲۳ مئی آج تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہمارے انگریز نومسلم بھائی مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ واقف زندگی نے جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر کی صدارت میں طلباء کے سامنے انگریزی میں تقریر کی۔

آپ نے اپنے خاندان کے متعلق بیان کیا کہ ان کی والدہ عیسائیت کے لحاظ سے نیک اور راسخ الاعتقاد ہیں اور ان کا ایک بھائی عیسائی پادری ہے۔ ان کے خاندان کو عام انگریز لوگوں کے برعکس مذہب سے دلچسپی ہے اور یہی چیز مسٹر آرچرڈ کے لئے صحیح راستہ معلوم کرنے کا باعث ہوئی۔ آپ نے بیان کیا کہ جب وہ ہندوستان میں فوج میں ملازم تھے تو ایک احمدی حوالدار نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو لکھ کر انہیں "اسلامی اصول کی فلاسفی" منگوا کر دی اور پھر اصرار کے ساتھ مسٹر بشیر کو قادیان آنے کی دعوت دیتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ قادیان تشریف لائے اور دو دن کے قیام میں ان کی طبیعت قادیان کے مذہبی ماحول اور احمدیوں کی ہمدردی اور مہمان نوازی کا بہت گہرا اثر پڑا۔ واپسی پر آپ ابھی امرتسر ہی پہنچے تھے کہ انہیں وہ فرق جو قادیان اور بیرونی فضا میں موجود ہے۔ نمایاں طور پر معلوم ہونے لگا۔ اور آہستہ آہستہ آپ احمدیت کی طرف مائل ہونے لگے۔ پھر جہاں کہیں جاتے احمدی جماعتوں سے ملتے۔ حتیٰ کہ فوج سے فارغ ہو کر جب انگلستان واپس گئے۔ تو مولانا جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن سے ملے۔ اور ایک وقت آیا۔ کہ اپنی زندگی کو احمدیت کے لئے وقف کر دیا۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلبا کے متعلق فرمایا کہ ان کے اخلاق اور نیک تربیت کا ان کے دل پر بہت گہرا اثر ہے

آپ کی اس تقریر کا محترم شاہ صاحب نے طلباء کے استفادہ کے لئے اردو میں ضروری خلاصہ بیان کیا اور طلباء کی طرف سے منیر احمد متعلم دہم نے مسٹر بشیر احمد آرچرڈ کا شکریہ ادا کیا۔ (نامہ نگار)

ضروری خبریں

پاکستان کی اندرونی اور بیرونی پالیسی کے متعلق مسٹر جناح کا بیان

نئی دہلی ۲۲ مئی۔ رائٹر کے نامہ نگار کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جناح نے پاکستان کی مجوزہ حکومت کی اندرونی و بیرونی پالیسی پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا۔ پاکستان اور ہندوستان دونوں کے آپس میں دوستانہ تعلقات ہوں گے۔ جن سے دونوں کو فائدہ پہنچے گا۔ میرے نزدیک سارا فوج کو پوری طرح تقسیم کر دینا چاہیئے۔ اور پھر بیرونی حملوں کے بچاؤ کے لئے مناسب سمجھوتہ دونوں حکومتوں کے درمیان ہو جانا چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ پاکستان مجلس اقوام متحدہ کا ممبر ہوگا۔ اور دنیا کے تمام ضروری معاملات میں اہم حصہ لے گا۔ اور دنیا کا امن برقرار رکھنے کی کوشش کریگا۔ پاکستان تمام ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے گا۔ ہندوستانی ریاستوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ یہ فیصلہ کرنا ریاستوں کے اپنے اختیار میں ہوگا۔ کہ وہ اپنی الگ یونٹ قائم کریں۔ یا پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں شامل ہوں۔ اور یا ہندوستان کی اسمبلی میں شمولیت کریں۔ پاکستان کی حکومت ان کے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گی۔ اقلیتوں کے تحفظ کے لئے پاکستان گورنمنٹ میں پورا پورا انتظام کیا جائے گا۔ تمام شہریوں کو مساوی بنیادی حقوق دیئے جائیں گے۔ تقسیم پنجاب و بنگال کے متعلق آپ نے کہا۔ بنگال کی تقسیم سے اعلیٰ ذات کے بنگالی ہندوؤں کو اور تقسیم پنجاب سے سکھوں کو سخت نقصان پہنچے گا۔ چونکہ ان صوبوں کو تقسیم کرنے سے مسلمانوں کی طاقت بھی کمزور ہوتی ہے۔ اس لئے میں تقسیم بنگال و پنجاب کے خلاف آخری دم تک لڑوں گا۔

اچاریہ کرپلانی کا بیان!

سرینگر ۲۴ مئی:۔ آچاریہ کرپلانی صدر کانگرس نے ایک بیان میں کشمیر کے باشندوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ مہاراجہ کشمیر کے خلاف کشمیر چھوڑ دو کا نعرہ نہ لگائیں۔ بلکہ ان کی سرپرستی میں جمہوری حکومت قائم کرنے کا مطالبہ کریں۔ آپ نے کہا۔

کانگرس نے برطانیہ سے ہندوستان چھوڑ دو کا مطالبہ اس لئے کیا تھا۔ کیونکہ برطانیہ ایک غیر ملکی طاقت ہے۔ مہاراجہ کشمیر چونکہ اس ملک کے باشندے ہیں۔ اس لئے آپ کے خلاف اس قسم کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے کہا اہل کشمیر کو برطانوی عوام کی تقلید کرنی چاہیئے جنہوں نے کبھی اپنے بادشاہ کو دستبردار ہونے کے لئے نہیں کہا۔ راعی اور رعایا دونوں کے لئے یہی امر بہتر ہے۔ کہ مہاراجہ کشمیر کی نگرانی میں کشمیر میں ایک جمہوری حکومت قائم کی جائے

بہشتی مقبرہ

یہاں مدفون میں کچھ پاک سیرت پارسا بندے
یہ تھے اہل صفا۔ اہل رضا۔ اہل خدا بندے

چمک ملتی ہے افزوں ٹوٹنے والے ستاروں کو
سپرد کر دیا ہے جادواں ستمگاروں کو

یہ وہ ہیں نعرہ لبیک جنکے تا فلک اٹھے
یہ وہ ہیں جنکے دل سے شعلے وحدت کے بھڑک اٹھے

انہی نے دین پر قربان کیا ہے جان و مال اپنا
انہی نے راہ مولا میں دیا ہے بال بال اپنا

یہ گورستان ہے یا زندہ انسانوں کی بستی ہے
نہیں ہے نیستی کا نام بھی ہستی ہی ہستی ہے

انہی نے سابقون الاولون کا مرتبہ پایا
مسیحا کو سلام سرور کونین پہنچایا!

تنویر

بنگال کے انگلو انڈین تقسیم بنگال کے خلاف ہیں

کلکتہ ۲۵ مئی۔ بنگال کی انگلو انڈین ایسوسی ایشن نے ایک قرارداد میں کہا ہے۔ کہ بنگال کی تقسیم صوبہ کے تمام طبقوں کے لئے بالعموم اور انگلو انڈین طبقہ کے لئے بالخصوص بہت نقصان دہ ہے۔ اس لئے انگلو انڈین کبھی تقسیم بنگال کی تجویز کی حمایت نہیں کریں گے۔ بلکہ اس کے خلاف ہر ممکن کوشش کریں گے۔

سردار عبد الرب نشتر کا بیان

کانپور ۲۴ مئی:۔ عارضی حکومت کے رکن مواصلات آنریبل سردار عبد الرب نشتر نے کانپور میں حلیم مسلم ڈگری کالج کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ انہوں نے اس تقریب پر تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ ہندوستانی اقلیتوں کے مسائل کا صحیح حل صرف پاکستان ہے۔ تقسیم ہند کے بعد اگر بعض صوبوں میں اکثریت نے اقلیت پر ناجائز سختیاں روا رکھیں۔ تو یہ سوال اتحادی اسمبلی کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے۔ سردار صاحب نے کہا۔ کہ پاکستانی صوبوں میں اقلیتوں سے مناسب رویہ اختیار کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہندو اکثریت کے صوبوں میں بھی مسلم اقلیتوں کے حقوق محفوظ ہو جائینگے

نئی دہلی ۲۴ مئی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر جناح بہت جلد اسلامی ممالک کے نمائندوں کی ایک کانفرنس بلا رہے ہیں۔ یہ کانفرنس غالباً نومبر یا دسمبر میں منعقد ہوگی

دہلی ۲۴ مئی۔ حکومت ہند کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ خالص نکل کے روپے بنانے کی باقاعدہ اجازت دیدی گئی ہے۔ یہ سکے یکم جون ۱۹۴۷ء سے جاری ہوں گے۔

حفاظت مرکز کی تحریک کے متعلق نمائندگان مجلس شوریٰ کا فرض

نمائندگان مجلس شوریٰ نے اجلاس میں حفاظت مرکز کے متعلق تحریک حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے خوشی اور نہایت مومنانہ جذبہ ایثار سے اس پر لبیک کہا۔ اس لئے اب سے اس تحریک کے متعلق اسی والہانہ جوش کے ساتھ جس کا انہوں نے حضور کے سامنے اس وقت مظاہرہ کیا تھا کام کرنے کی توقع کی جاتی ہے امید ہے۔ کہ مجلس شوریٰ کے نمائندگان اپنے اس فرض کو نہایت ہمت اور عزم سے پورا کریں گے۔

اگر کسی جماعت سے ۱۵ جون ۱۹۴۷ء تک وعدوں کی فہرستیں نہ پہنچیں۔ اور نہ اس جماعت کے نمائندہ نے وجہ تاخیر کے متعلق کوئی اطلاع دی۔ تو ایسی جماعتوں کی فہرست معہ ان کے نمائندوں کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے امید ہے۔ کہ نظارت بیت المال معذور سمجھی جائے گی۔ (ناظر بیت المال)

گریجوئیٹوں اور مولوی فاضلوں کی فوری ضرورت

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا نادر موقعہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشہور الہام ہے کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" یہ الہام بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ اور بڑی سرعت کے ساتھ اہل دنیا سے اپنی عظمت منوا رہا ہے۔ خدائی وعدے تو ضرور پورے ہو کر رہیں گے۔ تو پھر کیوں نہ ہم اس سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔ کیوں نہ ہم "نحن انصار اللہ" کہتے ہوئے اپنی زندگیاں حضرت المصلح الموعود کے ہاتھ پر عملی بیعت کا ثبوت دیتے ہوئے وقف کریں۔ بی۔ اے پاس اور مولوی فاضل نوجوان جلد از جلد اپنی زندگیاں وقف کریں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید قادیان)

امتحان کتاب "ہمارا خدا" قسط دوم صفحہ ۱ تا ۱۸۳ یکم جون ۱۹۴۷ء کو ہوگا۔ لہذا تمام قائدین و زعماء کرام زیادہ سے زیادہ خدام کو اس میں شامل کریں۔ (خاکسار مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)